منادیاً ینادی للایمان

بارگاہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

محبوب الٰہیؒ سے ایمان اور امن کی ندا دینے والا

اور ان کے جانشین

امام المشائخ شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامیؒ کی یادگار

ماہنامہ منادی

نئی دہلی

منادی ۱۹۲۶ء سے جاری ہے

یہ ساٹھویں جلد (۱۹۸۵ء) کا تیسرا شمارہ ہے

مدیر

خواجہ حسن ثانی نظامی

معاون مدیر

خواجہ سید مہدی نظامی

درگاہ شریف اور منادی کے بارے میں خط و کتابت کرنے اور قیمت جمع کرانے کا پتہ:-

خواجہ حسن ثانی نظامی

درگاہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳

سالانہ قیمت پندرہ روپے

غیر ممالک سے چار ڈالر

فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

فہرست

سرخ لکیر

عنوان کے نیچے ایک سرخ لکیر کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ادا کردہ منادی کی قیمت اس شمارے سے ختم ہو گئی۔ اور دو لکیروں کا مطلب یہ ہے کہ آیندہ شمارے سے ختم ہو جائے گی۔ جلد منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھیج کر ممنون فرمائیے یا وی پی کی اجازت دیجیے۔ وی پی میں آپ کے تین روپے پچیس پیسے زائد خرچ ہوں گے۔

منیجر

پرنٹر پبلشر خواجہ حسن ثانی نظامی نے جمالی پرنٹنگ پریس دہلی میں چھپوا کر درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳ سے شائع کیا۔

مسلسل

اردو گلستان

حضرت خواجہ حسن نظامیؒ کا منتخب روزنامچہ

۱۳ ذی قعدہ ۲۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۷ء سشنبہ دہلی

ردی بزنس یونین آج دہلی کے ۲۵ مسلمان کباڑی آئے تھے۔ اور میں نے ان کی انجمن بنائی تھی۔ اور ردی بزنس یونین نام رکھا تھا اور اس کے قواعد قلم بند کر کے دیئے تھے۔

میں چونکہ اب بیکار اور ردی ہو گیا ہوں اس لیے مجھے ان سوداگروں سے دلچسپی ہے اور ان میں سے بعض سے مجھے تعلق بھی ہے۔ کیونکہ وہ میرے سر پر نیل ملنے دہلی سے آیا کرتے ہیں۔ پس جو مجھ سے محبت کریں میں ان کا بھلا کیوں نہ چاہوں؟۔ ان کو پولیس بہت ستاتی ہے۔ میں نے کہا تم سب منظم ہو جاؤ اور اپنے اندر کی خرابیاں دور کر دو۔ پھر دیکھوں گا کہ پولیس تم کو کیونکر ستاتی ہے۔ شیخ سعدیؒ کہہ گئے ہیں۔

تو پاک باش برادر مدار از کس باک

بھائی پہلے تو خود پاک ہو جا پھر کسی سے نہ ڈر

جاڑے کی چاندنی مثل مشہور ہے غریب کا حسن اور جاڑے کی چاندنی کوئی نہیں دیکھتا۔ مگر میں نے آج رات بھر میدان میں جا کر چودھویں رات کے چاند کی چاندنی دیکھی بہت چپ چاپ تھی۔ میں نے اس کی خاموشی کا راز سمجھ لیا تھا۔

مسٹر نریمان پٹیل غالب کے مزار کی مرمت کا ارادہ رکھنے والے مسٹر نریمان پٹیل پارسی ملنے آئے تھے۔ میں عاشق علی منزل میں تھا۔ اسی جگہ ملاقات ہوئی۔ کچھ دیر بات چیت کر کے آنریبل سر محمد عثمان صاحب سے ملنے گیا۔

سر محمد عثمان کو دیکھا مدراسی درویشوں کے لباس میں تھے۔ یاد حق سے فارغ ہوئے تھے۔ اسی حالت کے لباس میں باہر آ گئے۔ بہت اچھے معلوم ہوئے۔

گھریلو دوا دارو گزشتہ منادی میں گل پکاؤلی کا جو بیان شائع ہوا ہے وہ ایک کتاب کا حصہ ہے جو گھریلو دوا دارو کے نام سے لکھ رہا ہوں۔ جس کا نام پہلے دوا نامہ تجویز کیا تھا۔ مگر زیادہ عام فہم بنانے کے لیے اس کا نام گھریلو دوا دارو رکھا گیا ہے۔ دوا دارو لفظ کے سب حروف بے نقط اور مفرد ہیں اور اس نام میں ایک خاص بھید بھی ہے۔

عرفان حافظ دہلی سے ایک ہند و عارف ملنے آئے تھے۔ جنہوں نے حضرت حافظ شیرازیؒ کے کلام پر ایک کتاب "عرفان حافظ" لکھی ہے۔

نظامی بنسری کی تبلیغ حضرت سلطان المشائخ کے حالات کی کتاب نظامی بنسری اس قابل ہے کہ نظامیہ سلسلہ کے سب متوسلین خواہ وہ میرے مرید ہوں یا دوسرے نظامی مشائخ سے تعلق رکھتے ہوں وہ سب اس کتاب کی تبلیغ میں سرگرم کوشش کریں۔ اور نظامی ہی نہیں بلکہ چشتیہ سلسلے کے سب مشائخ کو

اور پیرزادوں کو اور ان کے ماننے والوں کو یہ کتاب ہمیشہ خود بھی پڑھنی چاہیے اور دوسروں کو بھی پڑھ کر سنانی چاہیئے۔ اگلے پرچے میں ان لوگوں کے نام شائع کیے جائیں گے۔

جو نظامی بنسری کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی کام کرے اس کی اطلاع مجھے بھیجیں گے۔

انگوروں کا ٹوکرا کوئٹے بلوچستان سے عبداللطیف نظامی نے نہایت عمدہ انگوروں کا ایک ٹوکرا بھجوایا۔ وہ پہلے بھی کئی بار انگوروں کے ٹوکرے بھیج چکے ہیں مگر انگور دہلی پہنچتے پہنچتے خراب ہو جاتے تھے اس دفعہ برف میں رکھ کر بھیجے گئے ہیں اس واسطے ایک دانہ بھی خراب نہیں ہوا۔ میرے بچوں نے کھائے اور خواجہ بانو نے میرے قرابت داروں اور دوستوں میں انگوروں کا لنگر جاری کیا۔

عبداللطیف نظامی مجیٹھ ضلع امرتسر کے رہنے والے ہیں ان کے ایک بھائی عبدالرحیم حسن بھی نظامی بھی میرے مخلصین میں ہیں۔

صوفی صاحب اجمیری قادر الکلام صوفی صاحب اجمیری اجمیر شریف گئے تھے وہاں سے جے پور میں آئے ہیں۔ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب چشتی نظامی فخری کی درگاہ میں قیام کیا ہے۔ جب سے وہ گئے ہیں میں کہتا ہوں صوفی بن مجلس سونی ہے کیونکہ وہ روزانہ شام کو میری مجلس میں آکر بیٹھا کرتے تھے۔

۱۵ ذی قعدہ، ۲۲ اکتوبر بیر دہلی

مرد خدا کی ہمت آج جیب میں ایک پیسہ نہ رہا ڈینک جانا چاہا۔ ڈرائیور جھیلی پر تھے تانگے والے نے چھ روپے کرایہ کے مانگے۔ میں نے اپنی پیاری داشتہ "ہمت" سے پوچھا کہ دہلی تک پیدل جانے میں میرا ساتھ دے گی یا نہیں۔

فرمانبردار لونڈی کی طرح بولی بسر و چشم، دن کے گیارہ بجے تھے تیز دھوپ تھی۔ میں نے دھوپ کی عینک لگائی اور دہلی جانے کے لیے کھڑا ہو گیا میرے لڑکے علی نے کہا عبدالنعیم خاں صاحب کو ساتھ لے جائیے۔ دفتری کام میں سنبھال لوں گا۔ میں نے کہا نہیں بیٹا۔ تیرا باپ اکیلا دنیا میں آیا تھا۔ اکیلا رہا تھا اکیلا قبر میں جائے گا۔ اس دنیا میں کوئی کسی کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ یہ کہتا ہوا سڑک پر گیا۔ تانگے والے دوڑے اور کہا ڈھائی روپے لے لیں گے۔ میں نے انکار کیا اور بس موٹر میں جانے کے لیے پولیس چوکی میں جا کر بیٹھا۔ تھوڑی دیر میں بس آئی تو کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ پولیس چوکی کے منشی صاحب نے مدد دی اور سوار کرا دیا۔ لالہ سروپ سنگھ مہاجن نے اپنے پاس بٹھا لیا حالانکہ کھڑے ہونے کی جگہ بھی کم تھی

بس والے کو بار بار پکارا کہ بھائی ٹکٹ دے۔ کرایہ لے مگر وہ دکھائی نہ دیا چاندنی چوک میں جا کر بس ٹھیری مسافر اترے تو میں بس کے اندر ٹھیرا رہا کوئی آدمی کرایہ لے لے مگر کوئی آدمی پکارنے پر بھی نہ بولا۔ میں نے پانچ آنے جیب میں ڈال لیے اور کہا بس کے مالکوں کی ارواح کی نیاز دے دوں گا۔

امرناتھ یاترا نیشنل بینک سے پانچ سو روپے نکالے وہاں ایک پنڈت جی ملے جو ابھی امرناتھ کی زیارت کر کے آئے ہیں، بڑی دلچسپ باتیں کرتے ہیں۔

واپسی بینک سے نکل کر ٹرام میں سوار ہوا۔ حضرت مولانا نسیم احمد صاحب چشتی امام سنہری مسجد دہلی بھی اسی ٹرام میں مسجد جا رہے تھے۔ انھوں نے مجھ بڈھے اندھے کو جگہ دی۔ فوارے کے قریب اترا مولانا نے ہاتھ پکڑ کر ایک مسلمان درزی کی دکان پر بٹھا دیا کہ بس آئے تو سوار کرا دینا۔

مولانا شبیر احمد صاحب مسجد میں جاکر مولانا نے اپنے داماد مولانا شبیر احمد صاحب کو بھیجا وہ دکان پر آئے اور مجھے بس میں سوار کرایا۔ درزی نے فوراً پان منگا کر کھلایا۔ بس آئی تو پھر مسافروں کی یورش ہوئی مولانا شبیر احمد صاحب نے بہزار دقت سوار کرایا۔

مولانا عبد الغفار صاحب ناندیڑ دکن کے رہنے والے مولانا عبد الغفار صاحب جامعہ ملیہ اوکھلا میں استاد ہیں۔ وہ بس میں تھے اپنے پاس جگہ دی میرا کرایہ بھی ادا کیا اور علمی باتیں بھی سنائیں۔

گھر میں آکر اپنی داشتہ ہمت کا شکریہ ادا کیا۔ اور ڈاک دیکھی۔ ملاقاتیوں کا ہجوم جمع تھا۔ باتیں کرتا گیا اور خطوں کے جواب لکھواتا گیا۔ رات کو معارف رسالہ پڑھا۔

حاجی ای ٹی دوسا بعد مغرب مسٹر حاجی اسمٰعیل ٹی دوسا صاحب دو آدمیوں کے ساتھ ملنے آئے۔ میرے دوست حاجی داؤد حاجی ناصر کا تعارفی خط لائے ہیں۔ اون کا بیوپار کرتے ہیں۔ فاضلکا پنجاب کی شاخ کے ہندو منیجر بھی ساتھ تھے۔ اپنے بیس سالہ لڑکے کا حال کہا کہ اس کے پیٹ کی آنتیں آدھے پیٹ میں سمٹی ہوئی ہیں علاج کے لیے امریکہ جانا ہے۔

عینک فروش آگرے کے ایک عینک فروش صاحب ملنے آئے تھے۔ دہلی میں کاروبار شروع کیا ہے۔

تغلق روڈ تھانے کے افسر شیخ منظور حسین صاحب انسپکٹر پولیس ملنے آئے تھے۔ یہ بہت دیانت دار ہیں رشوت نہیں لیتے اور رشوت کے دروازے بند کرتے پھرتے ہیں۔ میں ان کو وہابی خیال کرتا تھا۔ کیونکہ مجھ سے اکثر اسی قسم کے مباحثے کیا کرتے تھے۔ مگر پرسوں ایک رشوت دینے والے نے کہا۔ یہ تھانیدار عجیب بدمزاج آدمی ہے ہر چند کوشش کی ایک پیسہ رشوت کا نہیں لیتا۔ اور بہت سختی کرتا ہے یہ بات سن کر میرے دل میں تھانیدار کی عزت بڑھی اور آج جب وہ ملنے آئے تو میں نے پولیس کی خاکی وردی میں ایک "مرد خدا" کا تصور کرکے ان کو دیکھا۔

حضرت نوح ناروی یو پی کے نامور استاد شاعر حضرت نوح ناروی خلیفہ صاحب دہلوی کے ساتھ ملنے آئے تھے۔ ۲۷ر اکتوبر کو حضرت سائل کی جانشینی کا مشاعرہ ہے۔ اس کی شرکت کی دعوت دینے آئے تھے۔ میں نے بیماری کا عذر بھی کیا اور شرکت کا وعدہ بھی کیا۔

دوا کی گولیاں آج حکیم حاجی عبد الحمید صاحب مالک دواخانہ ہمدرد دہلی نے خاص گولیاں میرے لیے بھیجی ہیں۔ ایک گولی رات کو سوتے وقت پانی سے کھائی۔ نیند اچھی آئی اور پیشاب نے بھی زیادہ نہ ستایا۔ پچھلی رات حریری کام بھی خوب کیا برساتی کیڑوں نے بھی بہت ستایا۔

۱۴ر ذی قعدہ، ۳۰ر اکتوبر منگل، دہلی

مریخ کی قربانی آج منگل یعنی یوم مریخ ہے میں نے خوں خوار مریخ کے سامنے دس سر کاٹ کر قربان کیے یعنی ہاتھوں کی دس انگلیوں کے ناخون کٹوائے اور حجامت بنوائی۔

عبد الرحمان عبد العزیز باسم شام کو مشہور عرب تاجر عبد الرحمان عبد العزیز باشم ملنے آئے تھے۔ کلکتے میں ان کی فرم ساٹھ برس سے قائم ہے۔ بصرے کے بڑے آدمیوں میں ہیں۔ بصرے میں ان کی بہت بڑی بڑی جائدادیں ہیں۔ میں نے کہا میرا نام حسن ہے اور میں حضرت علی کے خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے سلسلے کا مرید ہوں۔

اس واسطے بصری لوگوں سے مجھے بہت محبت ہے دونوں بھائی آئے تھے۔ نو عمر ہیں۔ پتلون کوٹ پہنتے ہیں اردو صاف بولتے ہیں۔ انگریزی بھی بہت اچھی ہے۔ میرے چالیس سالہ عرب دوست مولانا محمد علی زبیل رضا کا تعارف نامہ لے کر آئے تھے۔

دورہ آج رات کو بعد مغرب سفر حیدرآباد کی اطلاعیں لکھ رہا تھا۔ جہاں پرسوں جانا ہے۔ یکایک دل کا دورہ شروع ہوا۔ دوائیں استعمال کیں مگر دورے کی تیزی بڑھتی چلی گئی۔ خیال آیا کہ شاید وقت آخر آگیا ہو اس واسطے ایمان خانے سے زنانہ مکان میں چلا گیا۔ خواجہ بانو فوراً دور سے کل دوائیں لے کر آئیں۔ روحہ اور کوثر اور رحمت المتین اور حسن ابو طالب نے ہاتھوں اور پیروں کے تلوے رگڑے مگر دورے کا طوفان بڑھتا ہی چلا گیا۔ نبض کی حرکت میں بھی فرق آنے لگا۔ میں خود نبض کی رفتار کو دیکھتا جاتا تھا جب میں نے دیکھا کہ نبض گھٹنے میں زور لگا رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ "ساغر کو میرے ہاتھ سے لینا کہ چلی میں" تب میں نے کلمہ پڑھا۔ خواجہ بانو نے یہ بگڑا ہوا رنگ دیکھا تو ڈاکٹر عبدالحق صاحب کو ٹیلی فون کیا۔ انھوں نے رائے دی کہ فوراً دودھ پلایا جائے۔ خواجہ بانو نے دو چمچے دودھ کے فوراً حلق میں ڈالے۔ اور میں حق حق کہتا ہوا اٹھ بیٹھا۔ مگر کمزوری اتنی بڑھ گئی تھی کہ خواجہ بانو نے سب بچوں کی مدد سے زمین سے اٹھا کر پلنگ پر لٹایا۔ میں نے کہا: "ہم ہندوستان میں ہیں جہاں لوگ پلنگ سے اتر کر زمین پر لیٹ کر مرا کرتے ہیں۔ تم ہم کو پلنگ پر نہ لٹاؤ" میری بیٹی روحہ نے کہا "چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک" مرنا ہر حال میں حق ہے اور موت آکے رہے گی۔ چاہے انسان خاک پر ہو یا شاہی تخت پر ہو۔ میں نے کہا "اس وقت تیری آواز شیخ سعدیؒ کی آواز معلوم ہوتی ہے" اتنا کہہ کر آنکھیں بند کر لیں اور صبح تک غفلت میں رہا۔

موذن نے اذان دی تو میں اس طرح پلنگ سے اٹھا گویا رات کو کچھ ہوا ہی نہ تھا۔ یہ زندگی ہے۔ اور یہ اس زندگی کے تماشے ہیں۔ مگر انسان آپ بیتی کے ڈراموں سے بے خبر ہو کر بناوٹی ڈرامے دیکھنے جاتا ہے اور اور ٹکٹ لینے کے لیے قطاروں میں کھڑے ہو کر دھکے کھاتا ہے

نئی دہلی کی کچہری آج تاریخ میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نئی دہلی کی کچہری میں گیا تھا۔ گزشتہ عرس شریف کے مہمانوں کے لیے جو عارضی مکان بنائے تھے اس کے مقدمے کی تاریخ تھی۔ قرار پایا کہ دونوں مکان ۳۰ر اکتوبر سے پہلے پہلے مسمار کر دیے جائیں

تین ہزار کا نقصان یادگار میدان عرفات میں گزشتہ عرس کے موقع پر مہمانوں کے لیے دو ہزار روپے کی لاگت سے دو مکان بنوائے تھے وہ بھی کمیٹی نے تڑوا دیے تھے۔ اب یہ دونوں مکان بھی توڑے جائیں گے تو تین ہزار روپے کا اور نقصان ہوگا ع

ایں ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر

۲۴ر ذی قعدہ، ۲۴ر اکتوبر، بدھ، دہلی۔

دوسرا دورہ آج حیدرآباد جانے کے لیے ٹکٹ خرید لیے۔ سیٹیں ہو گئیں اور حیدرآباد کے احباب کو تار اور خط بھی بھجوا دیئے دفتر کے انتظامات بھی کر دیے مگر رات کو دوبارہ دورہ ہوا۔ اور میں نے سفر ملتوی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ سید یامین نظامی بدھ کی حاضری کے لیے آئے تھے۔ کامرس ڈیپارٹمنٹ اور سول انڈسٹری سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے چند افسروں سے ملنے گیا تھا۔ چودھری مشیت علی نظامی نے پھول بھیجے تھے اور میں نے اپنے سامنے گل دانوں میں سجائے تھے۔

۱۹ر ذی قعدہ، ۲۵ر اکتوبر، جمعرات، دہلی

ماہانہ نیاز کل رات کو اور آج صبح حضرت سلطان المشائخؒ کی ماہانہ نیاز ہوئی تھی۔

بیگم سر عبدالقادر نواب سر فیروز خاں صاحب نون کے بھائی اکبر حیات خان صاحب نون ایگزیکٹو انجینئر کے مکان پر بیگم سر عبدالقادر صاحب سے ملنے گیا تھا۔ جو ان کے ہاں مہمان ہیں۔ اکبر حیات خاں صاحب کی بیگم میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم کی بیٹی ہیں۔ انھوں نے میرے لیے اور علی کے لیے بہت مکلف ناشتے کا انتظام کیا تھا۔

سعید صاحب میرٹھی بعد مغرب سعید صاحب خلف خان بہادر رشید احمد صاحب آرمی کنٹریکٹر میرٹھ اور ان کے بھائی صاحب اور بارہہ کے ایک سید صاحب ملنے آئے تھے۔ سعید صاحب بہت روشن خیال اور خوش اعتقاد خوبصورت اور خوب سیرت نوجوان ہیں فقراء کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ نیاز نذر میں بھی حصہ لیتے ہیں۔

پریم راگی قوال شام کو درگاہ شریف میں محمد عظیم پریم راگی قوال کا گانا ہوا تھا۔ وہ مجھ سے ملنے آئے تھے استاد شمس الدین صاحب بھی ملنے آئے تھے۔

اسپغول کا استعمال متواتر دو دورے ہونے کی وجہ سے میں نے اسپغول کا استعمال شروع کیا ہے۔ تہجد کے وقت پانچ ماشے اسپغول پانی میں ملا کر پی لیتا ہوں۔ اس سے معدہ صاف ہو جاتا ہے اور معدے کی خرابی اور تبخیر سے دورے ہوتے ہیں۔ خدا نے چاہا یہ علاج موافق آئے گا۔

سفر ملتوی آج صبح میں نے علی کو حیدرآباد بھیجنے کا انتظام کیا تھا۔ کیوں کہ ٹکٹ خرید لیے گئے تھے مگر حسین حیدرآباد سے اننت پور چلے گئے ہیں اس لیے علی کا سفر بھی ملتوی ہو گیا اور ٹکٹ واپس کر دیے گئے اور ان کی قیمت وصول کر لی گئی۔ آج رات کو مجھے بہت راحت کی نیند آئی۔

۱۰ ذی قعدہ، ۲۶ راکتوبر جمعہ، دہلی

پٹرول کوپن آج پٹرول راشن کے دفتر میں دونوں موٹروں کی سہ ماہی فیس داخل کرنے گیا تھا۔ پینتالیس روپے داخل کیے اور سہ ماہی بیسک کوپن چالیس گیلن کے حاصل ہوئے۔

شہنشاہ ایران کی سالگرہ بعد مغرب ہز ایکسی لنسی معتمدی صاحب قونصل جنرل ایران کے مکان پر شہنشاہ ایران کی تقریب سال گرہ میں گیا تھا۔ سفیر صاحب نے بہت سے ایرانی عمائد سے ملاقات کرائی اور کہا خواجہ صاحب مجھ پر پدرانہ شفقت کرتے ہیں۔

ہر ملک کے عمائد تھے اس پارٹی میں ساری دنیا کی نامی حکومتوں کے عمائد شریک تھے۔ چین کے کمشنر بھی تھے، امریکن نمائندے بھی تھے، فرانسیسی نمائندے بھی تھے عرب بھی تھے، انگریز بھی تھے، ہندو بھی تھے، مسلمان بھی تھے سکھ بھی تھے۔ چین اور فرانس اور امریکہ کے نمائندوں سے میری ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ آنریبل سر گیرو وفارن سکریٹری اور آنریبل مسٹر گریفن پولیٹیکل سکریٹری وائسرائے سے بھی ملاقات اور بات چیت ہوئی۔ ایرانی علماء بھی ملے۔ آنریبل سر عبدالرحیم صدر اسمبلی اور ہز ایکسی لنسی قونصل جنرل صاحب افغانستان سے بھی ملاقات ہوئی۔ سفیر صاحب افغانستان نے کہا: میں نے آپ کی کتاب 'نظامی بنسری' پڑھی بہت ہی اچھی کتاب ہے۔ سر عبدالحمید صاحب اور نواب خواجہ محمد شفیع صاحب اور شاہزادے احمد علی خاں صاحب درانی اور علامہ عبدالمنعم صاحب الصدوی ایڈیٹر "العرب" اور اشتیاق حسین صاحب قریشی ایم اے۔ اور مسٹر شاہ بان ممبر سینٹرل اسمبلی وغیرہ بہت سے احباب بھی ملے۔

بخاری صاحب آل انڈیا ریڈیو کے کنٹرولر

جنرل سید احمد شاہ صاحب بخاری بھی ملے اور ان سے چشتی البم تیار کرنے کی تجویز پر بات چیت ہوئی

۱۲ ذی قعدہ، ۱۰ اکتوبر، شنبہ، دہلی

مہمان } جالندھر سے ایک مرید خاتون آئی ہیں۔ میرے لیے پھل بھی لائی ہیں۔

فارن آفس } آج اپنے دوست عبدالرحمٰن عبدالعزیز باشم عرب کے ساتھ آنریبل مرکزی فارن سکریٹری سے ملنے گیا تھا۔ ڈپٹی فارن سکریٹری صاحب نے بہت اخلاق سے ان معاملات کو طے کر دیا جن کے لیے جانا ہوا تھا۔

ہوم ڈیپارٹمنٹ } اس کے بعد میں ہوم ڈیپارٹمنٹ میں گیا۔ اور ڈپٹی ہوم ممبر شنکر داس صاحب سے ملاقات کی۔ وہ یوپی کے رہنے والے ہیں۔ حضرت اکبر الہ آبادی کے پوتے سید عقیل کے کلاس فیلو ہیں۔ میری کتاب نظامی نمبر پڑھ چکے ہیں۔ بہت میٹھی اور دل موہنے والی اردو بولتے ہیں۔ میں نے عبدالرحمٰن عبدالعزیز باشم صاحب کا تعارف کرایا اور شنکر صاحب نے بہت ہمدردی کا برتاؤ کیا۔

ہندوستان ٹائمس کے نمائندے سے } چار بجے قوالی ہال میں انگریزی اخبار ہندوستان ٹائمس کے نمائندے موتی رام صاحب اور محمد سبحان صاحب ملنے آئے تھے اور لال قلعہ دہلی کے تاریخی حالات پوچھتے تھے۔ میں نے ایک گھنٹے تک حالات بتائے اور انھوں نے ان کو نوٹ کر لیا۔

سر عبدالقادر صاحب } بعد مغرب اپنے دوست سر عبدالقادر صاحب چیف جسٹس ریاست بہاولپور سے ملنے گیا تھا وہ بھی اکبر حیات خاں صاحب نون کے مکان پر ٹھہرے ہیں۔

چشتی عارفہ } سر عبدالقادر صاحب کی خوشدامن صاحبہ بھی ملیں۔ اسّی برس کی عمر ہے ہاتھ میں ہزار دانے کی تسبیح تھی۔ کہتی تھیں چشتیہ خاندان میں مرید ہوں، میں نے بھی اپنے سلسلے کی چند خاص چیزیں ان کو بتائیں۔

بیگم حفیظ جالندھری } ہندوستان کے بلبل ہزار داستان حفیظ جالندھری بھی وہاں ملے اور ان کی انگریز بیوی بھی ملیں۔ شلوار پہنے ہوئے پنجابی لباس میں دیکھا اس لیے پہچان نہ سکا جب پہچانا تو کہا کیا تم مجھے بھول گئیں۔ نہایت موہنی اردو میں جواب دیا۔ آپ شیخ صاحب سے باتوں میں مصروف تھے اس لیے میں نے دخل نہیں دیا۔ ان کو یہ لباس بہت ہی اچھا معلوم ہوتا ہے۔ خان بہادر ڈاکٹر رحمان صاحب سکریٹری میڈیکل کونسل بھی وہاں ملے۔

نواب سائل کے مکان پر } رات کو نو بجے سائل صاحب مرحوم کے مکان پر گیا تھا جہاں بہت شعرا جمع ہوئے تھے ملیح صاحب نادری نے اس جلسے کا انتظام کیا تھا اور وہی مجھے دعوت دینے میرے مکان پر آئے تھے صوفی صاحب درویش شاعر نے مجھے ایک عمامہ دیا اور میں نے سائل صاحب کے فرزند محمد میاں صاحب کے سر پر باندھا اور اس کے بعد ایک تقریر کی جس میں محمد میاں کو سائل صاحب کا جانشین تسلیم کرنے کی تحریک تھی۔ دہلی کے لائق و فائق وکیل شیخ عطاء الرحمٰن صاحب نے نہایت فصیح و بلیغ تقریر کر کے میری تحریک کی تائید کی۔ اور محمد میاں صاحب فصیح کو سنہری ہار پہنایا گیا پھر بعض شاعروں کی ماتمی نظمیں سنیں۔ سائل صاحب کے داماد مرزا عبدالرب صاحب سابق سیشن جج بھی موجود تھے۔ میں علالت کی وجہ سے جلدی چلا آیا۔ معلوم ہوا جلسہ صبح پانچ بجے تک رہا۔ میں ۱۱ بجے

گھر میں واپس آیا تھا جلدی نیند آگئی اور پانچ بجے تک بہت سکھ کی نیند سویا۔ اسبغول کے اثر سے معدہ صاف ہو جاتا ہے اور طبیعت خوش رہتی ہے۔

فکر کی خبر آج پنڈت زار صاحب سے ان کے فرزند پنڈت گلزار کی بیماری کا حال سنا تو دل فکرمند ہو گیا۔ خدا اس ہونہار نوجوان کو صحت و سلامتی عطا فرمائے۔

۲۱ ذی قعدہ، ۲۸ اکتوبر، اتوار، دہلی

جانشین حکیم نابینا آج صبح حکیم عبدالحی صاحب انصاری فرزند اکبر و جانشین لقمان الملک حکیم نابینا صاحب مرحوم میری نبض دیکھنے اور میرے امراض کی تشخیص کرنے آئے تھے۔

ملنسار نظامی حکیم محمد دین ملنسار نظامی خلف حضرت خاکسار صاحب میری خیریت دریافت کرنے آئے تھے۔

مولانا عبدالغفار صاحب حوض قاضی دہلی کے سامنے مولانا محمد یعقوب صاحب مرحوم کی ایک شاندار مسجد ہے۔ جس کو پچھتر ہزار روپے کی خرچ سے مولانا محمد یعقوب صاحب کے فرزند مولانا عبدالغفار صاحب نے تعمیر کرایا ہے۔ آج صبح مولانا عبدالغفار صاحب اپنے صاحبزادے کے ساتھ ملنے آئے تھے اور مولانا سید عاشق حسین صاحب زیدی الواسطی بھی ان کے ساتھ تھے۔ دہلی کے حامی تصوف علماء میں ہیں۔

انگریزی باورچی دہلی کے ایک انگریزی باورچی آئے ہیں۔ کل بھی انھوں نے نمونے کا کھانا پکایا تھا اور آج بھی پکایا تھا۔ ابھی تک میں نے ان کے ہنر کی نسبت رائے قائم نہیں کی۔

عاصی نظامی عبدالمالک عاصی نظامی اپنے بھائی کے ساتھ ملنے آئے تھے

میں نے فلسفہ حیات پر تقریر کی تو کہنے لگے۔ ان کا دل روحانیت کے پھول بونے کے لیے بہت موزوں ہے۔

قاضی فیروزالدین صاحب درگاہ حضرت خواجہ قطب صاحب کے پیرزادے قاضی فیروزالدین صاحب ملنے آئے تھے وہ بھی میری تقریر حیات کو توجہ سے سنتے رہے۔

سید اطہر الدین احمد نظامی بی اے دہلی راشننگ کے انسپکٹر سید اطہر الدین احمد نظامی بی اے بھی اس تقریر میں شریک تھے۔

جالندھری خاتون کل جالندھر کی ایک مرید خاتون آئیں، آج صبح چلی گئیں۔ حکیم اجمل خان کے خاندانی حکماء سے علاج کرانے آئی ہیں اور وہیں کلیری میں ہال کے جانے کے بعد ان کی لڑکی ان کی تلاش میں آئیں اور والدہ کے پاس چلی گئیں۔ شام کو میں خود ان کی خیریت معلوم کرنے حکیم صاحب کے ہاں گیا۔ مگر مجھے ان کی قیام گاہ کا پتہ معلوم نہ ہو۔

دہلوی فلاسفر مسٹر ایس۔ اے خالق دہلوی فلاسفر ملے تھے جنھوں نے ذاتی خرچ سے ایک مقدمہ وقف کی پیروی کی تھی اور لاہور ہائی کورٹ سے تقریباً ایک لاکھ روپے کی رقم وقف کو محفوظ کرایا تھا۔

بارش آج شام کو گرج اور چمک سے بارش ہوئی تھی رات بھر تیز ہوا چلتی رہی سردی بڑھ گئی ہے۔

میری صحت اچھی ہے، رات کو بہت اچھی نیند آئی۔